http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۸ تا ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ دسمبر ۹۹ء | شمارہ نمبر ۳۰

قادیانیت اور پرویزیت ایک ہی فتنے کے دو روپ

تحقیقی جائزہ

آدابِ رمضان

(روزہ رکھنے کے فضائل)

آغا خانی مذہبی عبادات کا پیغام

غالب کون؟

شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنیؒ

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

سحری کھانا مستحب ہے اگر نہ کھائی تب بھی روزہ ہو جائے گا:

س...... سوال یہ ہے کہ کیا روزے رکھنے کے لئے سحری کھانا ضروری ہے اگر کوئی سحری نہ کھائے تو کیا اس کا روزہ نہیں ہوگا' روزہ کی نیت بھی بتلا دیجئے جس کو پڑھ کر روزہ رکھتے ہیں؟

ج...... روزہ کے لئے سحری کھانا مستحب اور باعث برکت ہے اور اس سے روزہ میں قوت رہتی ہے اور سحری کھا کر یہ دعا پڑھنی چاہئے "وبصوم غدنویت من شھر رمضان" کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تب بھی روزے کی دل سے نیت کر لینا کافی ہے۔

اگر آپ نے صبح صادق سے لے کر غروب تک کچھ نہیں کھایا پیا اور گیارہ بجے (یعنی شرعی نصف النہار) سے پہلے روزہ کی نیت کر لی تو آپ کا روزہ صحیح ہے قضا کی ضرورت نہیں۔

سحری میں دیر اور افطاری میں جلدی کرنی چاہئے:

س...... ہمارے ہاں بعض لوگ سحری میں بہت جلدی کرتے ہیں اور افطاری کے وقت دیر سے افطار کرتے ہیں کیا ان کا یہ عمل صحیح ہے؟

ج...... سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "میری امت خیر پر رہے گی' جب تک سحری کھانے میں تاخیر اور (سورج غروب ہونے کے بعد) روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔" (مسند احمد ص ۱۷۲ ج ۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ روزہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔" (صحیح بخاری' مسلم و مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے بندوں میں سے وہ لوگ زیادہ محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔" (ترمذی' مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کریں گے' کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔" (ابوداؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

مگر یہ ضروری ہے کہ سورج کے غروب ہو جانے کا یقین ہو جائے تب روزہ کھولنا چاہئے۔

اذان کے وقت سحری کھانا پینا:

س...... اگر کوئی آدمی صبح کی اذان کے وقت بیدار ہو تو وہ روزہ کس طرح رکھے؟

ج...... اگر اذان صبح صادق کے بعد ہوئی ہو (جیسا کہ عموماً صبح صادق کے بعد ہی ہوا کرتی ہے) تو اس شخص کو کھانا پینا نہیں چاہئے ورنہ اس کا روزہ نہیں ہوگا' بغیر کچھ کھائے پیئے روزے کی نیت کر لے۔ ہاں اگر اذان وقت سے پہلے ہوئی ہو تو دوسری بات

اگر "ایام" میں کوئی روزہ کا پوچھے تو کس طرح ٹالیں:

س...... خاص ایام میں جب میری بہنیں اور میں روزہ نہیں رکھتے تو والد' بھائی یا کوئی اور پوچھے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ روزہ ہے' ہم باقاعدہ سب کے ساتھ سحری کرتے ہیں' دن میں اگر کچھ کھانا پینا ہوا تو چھپ کر کھاتے ہیں یا کبھی نہیں بھی کھاتے۔ تو کیا ہمیں اس طرح کرنے سے جھوٹ بولنے کا گناہ ملے گا؟ جبکہ ہم ایسا صرف شرم و حیا کی وجہ سے کرتے ہیں؟

ج...... ایسی باتوں میں شرم و حیا تو اچھی بات ہے مگر جائے یہ کہنے کے کہ ہمارا روزہ ہے کوئی ایسا فقرہ کہا جائے جو جھوٹ نہ ہو مثلاً یہ کہہ دیا جائے کہ ہم نے بھی تو سب کے ساتھ سحری کی تھی۔

کس عمر کے لوگوں کو اعتکاف کرنا چاہئے:

س...... عام تاثر یہ ہے کہ اعتکاف میں صرف بوڑھے اور عمر رسیدہ افراد کو ہی بیٹھنا چاہئے' اس خیال میں کہاں تک صداقت ہے؟

ج...... اعتکاف میں جوان اور بوڑھے سب بیٹھ سکتے ہیں چونکہ بوڑھوں کو عبادت کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے سن رسیدہ لوگ زیادہ اہتمام کرتے ہیں اور کرنا چاہئے۔

اعتکاف میں چادریں لگانا ضروری نہیں:

س...... کیا اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے جو چاروں طرف چادریں لگا کر ایک حجرہ بنایا جاتا ہے' ضروری ہے یا اس کے بغیر بھی اعتکاف ہو جاتا ہے؟

ج...... چادریں معتکف کی تنہائی و یکسوئی اور آرام وغیرہ کے لئے لگائی جاتی ہیں ورنہ اعتکاف ان کے بغیر بھی ہو جاتا ہے۔

○

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸	۸ تا ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ دسمبر ۹۹ء	شمارہ ۳۰

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ
فیصل عرفان

اس شمارے میں

(اداریہ)	4
آداب رمضان .... (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	6
غالب کون؟ .... (جناب حسن شاکر)	11
قادیانیت اور پرویزیت ایک تحقیقی جائزہ (جناب عبدالخالق ہاشمی)	12
آغا خانی مذہبی عبادت کا پیغام .... (اکبر علی غلام حسین)	17
شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی	21
فتنہ قادیانیت کی نقاب کشائی (آخری قسط) .... (حضرت مولانا اللہ وسایا)	22
حضرت مفتی اعظم اور تردید قادیانیت .... (قسط نمبر ۳)	23

زرِ تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ۔ نیکیوں کا موسم

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۱۴۲۰ھ اور انیسویں صدی عیسوی کا آخری رمضان المبارک پوری دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں پر سایہ فگن ہو چکا ہے' ہر طرف رحمتیں اور برکتیں نظر آرہی ہیں' ہر مسلمان کے چہرے پر خوشی وشادمانی کی چمک دمک نظر آرہی ہے۔ گھر گھر رمضان المبارک کی رونقیں اور تیاریاں عروج پر ہیں۔ مساجد نمازیوں سے آباد اور بھر چکی ہیں۔ افطار اور سحری کے وقت سے لوگوں کی دعاؤں کی قبولیت کی شفافیت نظر آتی ہے۔ راتوں کو مساجد سے قرآن مجید کی پرسوز آوازیں بلند ہوتی ہیں۔ غرض ہر طرف نیکیوں کا موسم چھلکتا نظر آتا ہے۔ گویا کہ پورے عالم اسلام پر نیکیوں کے بہار کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ سال بھر میں غفلت کے مرتکب مسلمان اس ماہ غفلت سے بیدار ہو چکے ہیں اور روزے اور قرآن کریم کی تلاوت سے مغفرت اور رحمت کے طلب گار بنے ہوئے ہیں۔ غیر ممالک میں بھی مسلمان اس ماہ کے تقدس واحترام کے ملحوظ رکھتے ہوئے مجاہدہ کرتے نظر آتے ہیں۔ مساجد آباد اور گھر سحر خیز ہو چکے ہیں۔ حرمین شریفین میں تو اس ماہ کی برکتوں کا کیا کہنا۔ مشاہدہ کے مطابق یکم رمضان المبارک سے لے کر ۳۰ رمضان المبارک تک کم از کم ایک کروڑ کے قریب مسلمان عمرہ کی سعادت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور ستائیسویں شب کو لیلۃ القدر کے حصول کے لئے۔ مسلمانوں کی آہ وزاری اور تضرع والحاح سے بیت اللہ شریف گونج رہا ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تجلیات ربانی کے نزول کا ہر مسلمان مشاہدہ کر رہا ہے۔ شیخ عبدالرحمن السدیس کی لحن داؤدی سے مزین قرآن نزول وحی کی نظیر پیش کرتا نظر آتا ہے۔ خوش قسمت مسلمان مغفرت کی نوید لے کر واپس گھروں کو لوٹتے ہیں۔ غرض پوری دنیا میں مسلمانوں کی ایک عجیب روحانی کیفیت ہوتی ہے اور کیوں نہ ہو۔ میرے آقا خاتم الانبیاء رحمت دوعالم شفیع المذنبین امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مبارک ماہ کی بہت زیادہ فضیلتیں بیان فرمائی ہیں۔ اس ماہ کی اہمیت کا اس سے زیادہ اور کیا اندازہ ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان المبارک سے ہی اس ماہ کی تیاریاں شروع فرما دیتے تھے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان المبارک کے آخری دنوں میں ہم اصحابہ کرام (رضوان اللہ اجمعین) سے خطبہ ارشاد فرمایا۔ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات (شب قدر) جو ہزاروں مہینوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کی رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسے کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کا ہے۔ اس مہینہ میں لوگوں کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں یہ ثواب اللہ تعالیٰ ایک کھجور سے کوئی افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے اس پر بھی مرحمت فرما دیتے ہیں۔ یہ مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ رحمت درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی کا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں اپنے غلام سے بوجھ ہلکا کر دے اللہ تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور آگ سے آزادی فرماتے ہیں اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں دو چیزیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں کوئی چارہ

نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت طلب کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔ جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے قیامت کے دن میرے حوض کوثر سے اللہ ایسا پانی پلائیں گے کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ سرکش شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں کہ رمضان میں وہ ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جس کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں۔ رمضان المبارک کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یہ شب مغفرت کی شب قدر ہے فرمایا نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے پر مزدوری دی جاتی ہے۔

یہ تو صرف دو احادیث مبارکہ کی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ ورنہ احادیث مبارکہ کا اس سلسلے میں بہت بڑا ذخیرہ ہے جن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ اس مبارک ماہ کی جو مسلمان قدر نہیں کرتا اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بد دعا ہی کافی ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ "منبر کے قریب ہو جاؤ" ہم لوگ منبر کے قریب ہو گئے جب حضور ﷺ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا "آمین" جب دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا "آمین" جب تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا "آمین"۔ جب آپؐ خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے اترے تو ہم نے عرض کیا ہے کہ آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تو انہوں نے کہا دوری ہو اس شخص کے لئے جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور پھر بھی اس نے اپنی مغفرت نہ کرائی ہو۔ اس پر میں نے آمین کہا۔ اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ دوری ہو اس شخص کے لئے جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو وہ آپ پر درود شریف نہ بھیجے۔ میں نے کہا۔ آمین۔ اس کے بعد جبرئیل امینؑ نے کہا دوری ہو اس شخص کے لئے جس کے سامنے اس نے والدین یا ان میں سے کوئی پہنچا ہو اور وہ اس کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کرے۔ میں نے کہا آمین۔

اندازہ کیجئے کہ کتنی سخت وعید ہے۔ اس لئے ہمارے اکابر علماء کرام اس ماہ کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قاری فتح محمد پانی پتی محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہم اور حضرت مولانا فقیر محمد پشاوری اور دیگر علماء کرام ساری ساری رات تراویح و تہجد اور قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اسی طرح دن کا تمام حصہ روزے کے ساتھ تلاوت میں صرف کرتے۔

ہم پر آج الحمدللہ یہ مہینہ سایہ فگن ہو گیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام احادیث مبارکہ کو پیش نظر رکھیں اور زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کریں۔ اپنی مغفرت کرائیں کم از کم ایک قرآن مجید اور زیادہ سے زیادہ جتنا ہو سکے ختم کرنے کا اہتمام کریں۔ امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی خانقاہ سراجیہ (کندیاں ضلع میانوالی) میں رمضان المبارک کا بہت اہتمام ہوتا ہے وہاں جاکر عبادت کا مہینہ گزاریں۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے ہیں۔ اس میں سینکڑوں معتکفین رمضان المبارک کی برکات حاصل کرتے ہیں اس میں شرکت کریں اس طرح دیگر اکابر حضرت سید نفیس شاہ صاحب وغیرہ کے ہاں بہت اہتمام ہوتا ہے۔ حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت نصیب ہو جائے تو کیا ہی کہنے بہر حال اس ماہ کی قدر کریں اور زیادہ سے زیادہ عبادات کا اہتمام کرکے اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کریں نامعلوم اگلی دفعہ یہ مہلت ملتی ہے یا نہیں اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی برکات نصیب فرمائیں۔ گزشتہ اداریہ میں بھی عرض کیا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ اس مبارک ماہ کی مناسبت سے خصوصی تعاون فرمائیں انشاءاللہ کئی گنا اجر اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے اور حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

آداب رمضان

روزہ رکھنے کے فضائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ماہ رمضان کی فضیلت۔

ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: "ماہ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے' منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق وباطل میں) فیصلہ کرنے والی (بھی) ہیں۔

سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کر کے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (احکام وقوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں اور تاکہ تم لوگ (ایام ادایا قضا کی) شمار کی تکمیل کر لیا کرو (کہ ثواب میں کمی نہ رہے) لہذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بزرگی (وثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلادیا (جس سے تم برکات وثمرات رمضان سے محروم نہ رہو گے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمت آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔" (البقرہ ۱۸۵)

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

احادیث مبارکہ:

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے اور ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے) کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین پابند سلاسل کر دیئے جاتے ہیں (بخاری ومسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے۔ اور سرکش شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں' اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا (احمد' نسائی' مشکوٰۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر دیئے جاتے ہیں' اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' پس اس میں کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا' اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' پس اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا' اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کی تلاش کرنے والے! آگے آ' اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رک جا۔ اور اللہ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا' اس میں فرمایا' اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا' بڑا بابرکت مہینہ آرہا ہے' اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنت موکدہ) بنایا ہے'

جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفلی) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا' اور جس نے اس میں فرض ادا کیا وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر (۷۰) فرض ادا کئے' یہ صبر کا مہینہ ہے' اور صبر کا ثواب جنت ہے' اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے' اس میں مومن کا رزق بڑھادیا جاتا ہے' اور جس نے اس میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلوخلاصی کا ذریعہ ہے اور اس کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا' مگر روزے دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی۔ ہم نے عرض کیا! یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو تو وہ چیز میسر نہیں جس سے روزہ افطار کرائے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے پانی ملے دودھ کے گھونٹ سے' یا یا ایک کھجور سے' یا پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرادیا' اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے پلائیں گے جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا' یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے (اور جنت میں بھوک پیاس کا سوال ہی نہیں) یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت' درمیانہ حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی (کا) ہے۔ اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کیا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے۔ اور اسے دوزخ سے آزاد کردیں گے۔ (بیہقی۔ شعب الایمان' مشکوٰۃ)

حدیث۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے سال کے سرے سے اگلے سال تک۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہے۔ اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان کمافی مشکوٰۃ' ورواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کمافی المجمع ص ۱۴۲ ج ۳)

حدیث۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ یہ رمضان آچکا ہے' اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں' دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں' اور شیاطین کو طوق پہنادیے جاتے ہیں۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو۔ جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟ (رواہ الطبرانی فی الاوسط' وفیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی وہو ضعیف کمافی مجمع الزوائد' ص ۱۴۳ ج ۳)

روزے کی فضیلت

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگی۔ (بخاری ومسلم' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد وحساب) بدلہ دوں گا (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے' روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں' ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ اور روزے دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے۔ الخ۔ (بخاری ومسلم' مشکوٰۃ)

حدیث۔ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں۔ یعنی قیامت کے دن کریں گے۔ روزہ کہتا ہے۔ اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا' لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی

تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیے۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔(بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

رویت ہلال۔

حدیث۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے اس قدر دوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے) پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے' اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹/ شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو (شعبان) تیس دن پورے کرکے روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔(ترمذی' مشکوٰۃ)

سحری کھانا۔

حدیث۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سحری کھایا کرو' کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔(بخاری و مسلم۔ مشکوٰۃ)

حدیث۔ عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔ (کہ اہل کتاب کو سوجانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا' اور ہمیں صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے)۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلدی کرنا۔

حدیث۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔(بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دین غالب رہے گا' جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھے وہ بندے سب سے زیادہ محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔(ترمذی' مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے۔

حدیث۔ سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے' کیونکہ وہ برکت ہے۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے' کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

(احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' داری' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے' اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے افطار فرماتے تھے' اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ (ابوداؤد' ترمذی' مشکوٰۃ)

افطار کی دعا۔

حدیث۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے۔

ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ۔

"پیاس جاتی رہی' انتڑیاں تر ہوگئیں اور اجر انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔"

حدیث۔ حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم لك صمت وعلی رزقك افطرت

"اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا' اور تیرے رزق سے افطار کیا۔"

(ابوداؤد' مرسلا' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے۔ اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط' وفیہ ہلال بن عبدالرحمٰن وھو ضعیف کما فی المجمع ص ۱۴۳ ج ۳)

حدیث۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیشک

رمضان کے دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

(رواہ البزار وفیہ ابان بن عیاش وہو ضعیف الزوائد' ص ۳۴ ج ۳)

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ روزے دار کی' یہاں تک کہ افطار کرے۔ حاکم عادل کی اور مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں۔ اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں' اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا' خواہ کچھ مدت کے بعد کروں۔ (احمد' ترمذی' ابن حبان' مشکوٰۃ' ترغیب)

حدیث۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' روزے دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں ہوتی۔ اور حضرت عبداللہ افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

اللھم انی اسئلك برحمتك التی وسعت کل شی ان تغفرلی۔

"اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ میری بخشش فرما دیجئے۔"

(بیہقی' ترغیب)

رمضان کا آخری عشرہ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں ایسی عبادت و محنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی تھی۔ (صحیح مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لنگی مضبوط باندھ لیتے (یعنی کمر ہمت چست باندھ لیتے) خود بھی شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر

حدیث۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیشک یہ مہینہ تم پر آیا ہے' اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے' جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم رہا' اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا' سوائے بد قسمت اور حرمان نصیب کے (ابن ماجہ' واسنادہ حسن' انشاء اللہ۔ ترغیب)

حدیث۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (صحیح بخاری' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو (اس میں تلاوت' تسبیح و تہلیل اور نوافل سب شامل ہیں' الغرض کسی طریقے سے ذکر و عبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ (بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دعا۔

حدیث۔ حضرت عائشہ روایت ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ فرمایئے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھا کروں؟ فرمایا' یہ دعا پڑھا کر۔

اللھم انك عفو تحب العفو فاعف عنی

(احمد' ترمزی' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

"اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں' معافی کو پسند فرماتے ہیں' پس مجھ کو بھی معاف کر دیجئے۔"

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی' فون: ۷۳۵۵۷۳

تیار جوشاندہ

ہمدرد کی جوشینا

نئے میٹلائزڈ ساشے میں نباتاتی اجزاء اور روغنیات کے شفا بخش قدرتی خواص مکمل طور پر محفوظ

زیادہ پُر تاثیر، زیادہ پُر افادیت

نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خراش کے علاج کے لیے قدرت کے شفا خانے میں جوشاندے کے نباتاتی اجزاء کی افادیت صدیوں سے مسلّم ہے۔ تحقیق و تجربات کی روشنی میں جدید طریقے سے حاصل کردہ جوشاندے کا خلاصہ "جوشینا" نہ صرف نزلہ، زکام، کھانسی، گلے کی خراش اور ان کے باعث ہونے والے بخار کا تدارک کرتی ہے بلکہ ان تکالیف کے خلاف قوتِ مدافعت میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

گھر ہو یا دفتر نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خراش سے نجات کے لیے ہمدرد کی جوشینا کا ایک ساشے گرم پانی کے ایک کپ میں حل کیجیے، جوشاندے کی ایک مؤثر خوراک تیار ہے۔ نہ جوشاندہ اُبالنے کی زحمت، نہ چھاننے کا تردّد۔

نزلہ، زکام — جوشینا سے آرام

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔

غالب کون؟

تحریر: جناب حسن نثار

شکر اس پاک پروردگار کا جو پالن ہار ہے اور جو معصوم بچوں کی زبانوں پر لفظ آسمانوں میں تارے اور شاخوں پر پھول کھلاتا ہے۔ جس نے ان گنت سورج بنائے اور پھر ہر سورج کو اس کے حصے کے چاند بھی عطا کئے اور انسان کو اس استطاعت سے آراستہ فرمایا کہ وہ جان پائے کہ کہکشاں در کہکشاں اس لامتناہی اور عظیم الشان کہکشاں کہانی اور کائنات در کائنات اس ناقابل فہم اور ناقابل بیان یا داستان میں فل اسٹاپ 'زیر' زبر یا پیش کی ہوتی ہے۔

شکر ہے اس پروردگار کا جس نے ایک بار پھر رمضان المبارک کے استقبال کا موقع عطا فرمایا اور جس کی آمد کے ساتھ ہی مجھے جنگ بدر کا میدان یاد آتا ہے اور میں سوچتا ہوں کہ اگر آج سارا عالم اسلام مل کر ویسے ہی ۳۱۳ پیش کر سکے تو کس کلنٹن میں ہمت ہے کہ بغداد کو بارود کی بارش میں موت کا غسل دے سکے' حقیر سا اسرائیل پورے عرب کے لئے عذاب بن جائے اور کشمیر سے لے کر بوسنیا تک کوئی مسلمانوں کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔

کہاں وہ مٹھی بھر لوگ' کہاں کروڑوں مسلمان کہاں ادھورا اسلحہ' کہاں یہ مسلمان ایٹمی طاقت' کہاں وہ چھوٹی سی آبادی پر مشتمل مفرور اور مشتعل لوگوں میں گھرا مدینہ' کہاں آج کے درجنوں بلکہ بیسیوں اسلامی ممالک (۵۰ سے زائد) کہاں وسائل کا فقدان' کہاں آج کے عالم اسلام کی تیل میں لتھڑی ہوئی بے شمار دولت لیکن نتیجہ؟ بغداد' کشمیر' بوسنیا!

جب عبادات رسومات بن جائیں تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ روزے ۲ ہجری میں میرے آقا ﷺ کی عظیم تحریک (بعثت) کے ۱۵ سال بعد عین اس وقت فرض ہوئے جب ایمان والوں کو جنگ بدر کا سامنا تھا اور یہ پہلا غزوہ تھا جو مسلمانوں کو درپیش تھا۔

اور یاد رہے کہ روزہ اور جہاد ایک ساتھ' ایک سے الفاظ میں اور ایک ہی سورہ میں فرض کئے گئے' جس کا ایک ہی مقصد تھا کہ باطل کی حکمرانی کے نظام کو نیست و نابود کر کے اللہ کے دین کو غالب کیا جائے۔ انسانوں پر انسانوں کی حکومت کا خاتمہ کر دیا جائے' طاقت اور کے دولت چند ہاتھوں میں ارتکاز کے نظام کی دھجیاں اڑا دی جائیں کہ روزہ تو دراصل مقصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے' خود اصل مقصد نہیں ہے اور یہی سچ ہے اللہ اور آقا محمد ﷺ کو ماننے والوں کی ہر عبادت کے بارے میں اور ایک ہم ہیں کہ ظلم' زیادتی' جبر' ناانصافی اور بربریت پر مبنی نظام بھی موجود ہے ہم روزہ بھی رکھتے ہیں' عید بھی مناتے ہیں اور اللہ کی تکبیر کہتے ہیں۔

عصر حاضر کے زندہ بتوں کے تکبر سے اکڑے ہوئے سر بھی ان کی گردنوں پر موجود ہیں اور ہمارے سجدے بھی اپنی جگہ قائم......

کتاب انقلاب کے نزول کے اس مہینے میں اگر اپنے اندر انقلاب پیدا نہیں ہوتا اور اپنے باہر انقلاب کی خواہش انگڑائی لے کر بیدار نہیں ہوتی تو ہر آدمی کو خود سے ایک سوال ضرور پوچھنا چاہئے کہ روزوں کے نتیجہ میں کبھی کوئی "یوم الفرقان" دیکھنا نصیب کیوں نہیں ہوتا؟ میرے رب نے غزوہ بدر کو "یوم الفرقان" یعنی فیصلہ کا دن قرار دیا تھا۔

ہمارا اور جاگیرداری کا...... ہمارا اور سرمایہ داری کا..... ہمارا اور ملکی وسائل کی اجارہ داری کا فیصلہ کیوں نہیں ہو رہا؟

"تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔" (القرآن)

اور اگر ہم ملک کے اندر اور باہر غالب نہیں تو ہم کون ہیں؟ اور ایسا کیوں ہے اور مت بھولیے کہ جب ابوجہل ایک ہزار جنگجو لے کر ہمارے آقا محمد ﷺ سے جنگ بدر کے میدان کی طرف روانہ ہوا تو وہ بھی روانگی سے قبل بیت اللہ جاتا ہے اور خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر دعا مانگتا ہے کہ "اے اللہ! اس جنگ میں جو حق پر ہے اسے فتح عطا فرما۔"

ذرا غور کیجئے کہ ابوجہل جنگ کرنے جا رہا ہے اللہ کے نبی سے اور دعا بھی مانگ رہا ہے تو کس سے؟ اللہ سے۔

کتنا فرق ہے میرے آقا محمد ﷺ اور اس ابوجہل کی دعا میں اور کتنا بلیغ' صاف' سیدھا' سچا اور دوٹوک اعلان ہے قرآن کا کہ

"تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔"

عبدالخالق بھٹی کویت

قادیانیت اور پرویزیت ایک ہی فتنے کے دو روپ

تحقیقی جائزہ

اسلام دشمن استعماری قوتیں اسلام کی بیخ کنی کے لئے ایک وقت میں کئی محاذوں پر اپنے زرخرید غلاموں کو برسرپیکار رکھتی ہیں تاکہ ان کے مذموم مشن کی تکمیل کے تسلسل میں کوئی فرق نہ آئے۔ یہ غلامان ننگ دین اگرچہ مختلف ناموں اور پیرایوں سے اپنی بزم ہائے دجالیت کو روشناس کراتے ہیں لیکن ان کے مقاصد کی یکسانیت ان کے منافقانہ چہروں کو بے نقاب کردیتی ہے۔

برصغیر کے ایک ہی علاقے نے یکے بعد دیگرے دو غلاموں کو جنم دیا۔ ایک غلام احمد قادیانی اور دوسرا غلام احمد پرویز۔ دونوں نے انگریز سرکار کی غلامی اختیار کی۔ ایک نے بزم قادیان سجائی دوسرے نے بزم گلبرگ۔ ایک نے تحریک احمدیت سے اپنی دجالیت کی ابتدا کی دوسرے نے تحریک طلوع اسلام سے۔ ایک نے اپنے آپ کو نبوت ظلی کی آڑ میں تخت نبوت پر بٹھادیا اور دوسرے نے مرکز ملت کی آڑ میں تخت رسالت پر۔ ایک نے ارض قادیان کو حرم امت قرار دیا دوسرے نے 25/B گلبرگ کو حرم ملت۔ ایک نے اپنے شیطانی الہامات کو وحی کا درجہ دیا دوسرے نے اپنی ابلیسی "بصیرت" کو وحی کا قائم مقام ٹھہرایا۔ ایک نے ختم نبوت کا انکار کیا دوسرے نے "فرمان نبوت" کا۔ ایک نے اپنی خود ساختہ نبوت کے منکرین کو کافر قرار دیا دوسرے نے اپنی رسالت پرویزیت کے مخالفین کو خارج از اسلام ٹھہرایا۔ ایک نے اپنے اعلان نبوت سے شریعت محمدی پر قلم چلادی دوسرے نے ابدیت رسالت کی نفی کرکے دین محمدی پر تلوار چلادی۔ دونوں کا نشانہ ایک ہی تھا۔ دین اسلام کی مرکز و محور ذات مصطفوی (ﷺ) کی شخصیت اور مقام کی نفی تاکہ مرکزیت اسلام ختم ہوجائے اور اس کا شیرازہ بکھر جائے اس قدر اشتراک نے ایک ہی سرکار کے دو غلاموں کی تحریکوں کو ایک ہی مشن کی تکمیل کے تسلسل میں باہم یکجا کردیا۔

چنانچہ جب پاکستان میں قادیانیت کی کمر توڑ دی گئی۔ اور اس کی مرکزیت کا شیرازہ بکھرا تو اس خلاء کو پر کرنے کے لئے استعمار نے پہلے ہی سے اپنے دوسرے غلام کا انتظام کررکھا تھا جس نے اسلام کے خلاف ایک دوسری متوازی تحریک کی داغ بیل ڈال دی تھی اور وہ غلام تھا...... غلام احمد پرویز جس کے والدین نے اس کا نام رکھا تھا غلام احمد لیکن اس نے افضل رسول (ﷺ) میں معروف ایرانی دشمن اور گستاخ رسول پرویز کا نام اختیار کیا اور اس طرح سے ماضی کا گستاخ رسول خسرو پرویز آج کا علامہ پرویز بنادیا گیا' جس کو ایک نئے روپ میں طلوع اسلام نام کے دوسرے محاذ سے غروب اسلام کے اسی مشن پر لگادیا گیا جس پر قادیانی پہلے سے کام کررہے تھے ایک عرصہ تک مسلمانان پاکستان اس سازش سے بے خبر رہے اور پرویز کے اصل روپ کو پہچان نہ سکے۔ 1962ء میں علماء کرام نے دال میں کچھ کالا محسوس کیا اور پرویزی افکار و نظریات کا تجزیہ کرکے اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ شخص کافر و مرتد ہے اور امت کو گمراہ کررہا ہے انہوں نے خطرے کی گھنٹی بجائی لیکن اس وقت اس فتنہ کی محدودیت کے پیش نظر اس کے خلاف کسی تحریک کا آغاز نہیں کیا اور اپنی تمام تر توجہ قادیانیت کی سرکوبی کی طرف رکھی غلام فرنگی پرویز نے اس عرصہ غنیمت کو اپنے پاؤں جمانے کے لئے خوب استعمال کیا اور غلامانہ ذہنیت کے فرنگی زدہ لوگوں کی کچھ تعداد اپنے گرد اکٹھا کرلی اس طرح سے بزم طلوع اسلام کی دوکان پرویزیت آہستہ آہستہ چمکنا شروع ہوگئی اور جب قادیانیت کا شیرازہ بکھرا تو اس وقت تک پرویزیت اپنی بلوغت کو پہنچ چکی تھی اور اندر ہی اندر اس نے تاج قادیانیت اپنے سر پر سجالیا تھا اور دجالین کی ایک فعال جماعت وجود میں آکر پیرہن پرویزیت میں محاذ قادیانیت سنبھال چکی تھی۔ مرگ پرویز کے بعد اس جماعت نے ایک نئی حکمت عملی کے تحت اپنی تنظیم نو کی اور طلوع اسلام کے پلیٹ

فارم سے اپنے طے شدہ پرویزی ایجنڈے پر کام شروع کر دیا اور تھوڑے ہی عرصے میں اندرون ملک جگہ جگہ اپنے مراکز کا جال پھیلا دیا اور ساتھ ہی بیرون ملک بھی اہم جگہوں پر دفاتر کھول لئے اور جدید الیکٹرانک میڈیا کو استعمال میں لاتے ہوئے طلوع اسلام کے نام سے دامن اسلام کو چاک کرنا شروع کر دیا۔ بزم طلوع اسلام جس دھوکہ، دجل اور مکر و فریب سے مسلمانان پاکستان کو اپنی اصلیت کے بارے میں مغالطہ دیتی آرہی ہے وہ اہل نظر سے اب مخفی نہیں رہا آنجہانی پرویز کی تحریروں میں مذکورہ اس کے افکار و نظریات اس کے خارجی مشن کی اصلیت کے ناقابل تردید ثبوت ہیں ہم انہی کی روشنی میں پیرہن قادیانیت میں لپٹی پرویزیت کا پردہ چاک کریں گے تاکہ حقیقت حال واضح ہو جائے اور استعماری سکے کے دونوں رخ کھل کر سامنے آجائیں۔

بزم طلوع اسلام نے پرویزیت اور قادیانیت کو دو الگ الگ تحریکیں قرار دیا ہے لیکن تاریخی حقائق کا ادراک رکھنے والے جانتے ہیں کہ کوئی بھی تحریک خواہ وہ مذہبی ہو یا سیاسی اپنے اعلان کردہ مقاصد سے نہیں بلکہ حاصل ہونے والے نتائج سے پہچانی جاتی ہے مقاصد تو بسا اوقات محض پروپیگنڈا کرنے کے لئے بھی بیان کئے جاتے ہیں اور انہیں خوب پرکشش بنا کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ متوجہ ہوں ہاں ان مخلص تحریکوں سے انکار نہیں جن کے مقاصد نتائج کے سامنے مرتب کئے جاتے ہیں اور ان دونوں میں ہم آہنگی بھی ہوتی ہے لیکن غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز کے بارے میں یہ حقیقت واضح ہے کہ دونوں انگریز سرکار کے ملازم اور نمک خوار تھے اور انگریز سرکار نے مسلمانوں کی مرکزیت کو ختم کرنے کے لئے ان دونوں غلاموں کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا اور دونوں نے اپنی اپنی تحاریک کی بنیاد امت محمدیہ کے مسلم اور بنیادی عقائد کی مخالفت پر رکھی ایک غلام نے عقیدہ ''ختم نبوت'' کا اور دوسرے نے ''فرمان نبوت'' کی حجیت کا انکار کیا یہ دونوں انکار نتیجہ کے اعتبار سے یکساں ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے دین میں نبی کریم ﷺ کی مرکزی اور شرعی حیثیت کی نفی ہوتی ہے اور امت میں نفاق کا ایک مستقل باب کھل جاتا ہے اور دین و شریعت کی بنیاد اور اس کا ڈھانچہ بالکل مسخ ہو کر رہ جاتے ہیں چنانچہ ان دونوں تحریکوں کے جو نتائج برآمد ہوئے وہ ایک دوسرے سے ہرگز مختلف نہیں اور اسلام دشمن خارجی قوتوں کے مشن کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔

غلام احمد قادیانی نے انکار ختم نبوت کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ ڈالا اور شریعت محمدی کو منسوخ کر کے امت محمدیہ کے تشخص کو مٹانے کے لئے محاذ قادیانیت قائم کیا گیا۔ چنانچہ تاریخ قادیانیت کو سامنے رکھ کر بآسانی فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ قادیانیوں نے کس طرح منظم طریقے سے اس مشن پر کام کیا۔

فرمان نبوت کے انکار کے ذریعے وہی کام دوسرے غلام استعمار غلام احمد پرویز سے لیا گیا جس نے نبوت و رسالت محمد ﷺ کی گرفت سے آزاد ہو کر شریعت محمدی کو مٹانے کے لئے اسے ساقط العمل اور قابل تبدیلی قرار دے دیا اور صاف اعلان کر دیا کہ ''شریعت محمدیہ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے۔ بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے۔'' (مفہوم عبادت مقام حدیث ج ا ص ۳۹۱) چنانچہ مرکز ملت کا غیر قرآنی تصور گھڑا گیا اور اپنے آپ کو اس خود ساختہ مسند پر بٹھا کر غلام احمد قادیانی کی طرح پرویز نے شریعت محمدی کی دھجیاں اڑا دیں اور اس کے بالمقابل اپنی من گھڑت شریعت پرویزی مرتب و مدون کر دی جس کو پھیلانے کے لئے بزم طلوع اسلام کے پلیٹ فارم کو اس استعماری مشن پر لگا دیا۔

یہ ہے غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز کے مشنوں کی واضح یکسانیت جن پر قادیانی اور پرویزی وسیع اور منظم پروگراموں کے ساتھ مشنری طرز پر سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔ تاریخ اسلام میں قادیانیت اور پرویزیت جیسے افکار و نظریات اور تحریکی طرز عمل اس سے قبل کہیں نہیں ملتے اور ایک مخصوص علاقے میں ان دونوں تحاریک کا یکے بعد دیگرے شروع ہونا محض اتفاق نہیں بلکہ اسلام دشمن استعماری قوتوں کی خوب سوچی سمجھی سازش ہے جو ان کے مشترکہ مشن کی تکمیل کے لئے برپا کی گئی ہے اور وہ مشترکہ مشن ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا عالم اسلام کو نبی کریم ﷺ کی حیثیت نبوی کے بارے شکوک و شبہات میں مبتلا کر کے نفاق کا شکار کرنا تاکہ اس کی

مرکزیت ختم ہو اور اس کی قوت منتشر ہو جائے۔ اس قدر اشتراک سے یہ دونوں مشن بلاشبہ ایک ہی ہیں۔

غلام احمد قادیانی نے ببانگ دہل اقرار کیا ہے کہ اس نے انگریز سرکار کی بے پناہ خدمت کی ہے ظاہر ہے ایسی خدمت کسی عوضانہ کے بغیر ہرگز ممکن نہیں ہو سکتی اور نہ ہی قادیانی تحریک بغیر بیرونی امداد اور سرپرستی اس قدر وسیع پیمانے پر چلائی جا سکتی تھی غلام احمد پرویز نے اگرچہ ایسا اقرار نہیں کیا لیکن بزم طلوع اسلام کی پرویزی تحریک بھی بغیر بیرونی مالی امداد کے کبھی چل ہی نہیں سکتی تھی اور بیرونی امداد دینے والے اپنے مقاصد کی تکمیل کروائے بغیر کبھی امداد دے نہیں سکتے۔ بھلا ہو جناب بشیر حسین ناظم کا جو کسی زمانے میں پرویز کے بہت قریب اور بے تکلف دوست رہے ہیں اور ان حلقوں میں بھی ان کو بیٹھنے کا موقع ملا ہے جن کا اشاعت مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۹۹ء میں اپنے ایک مضمون "ملک معراج خالد کے نام کھلا خط" میں چونکا دینے والا انکشاف کیا ہے کہ فیلڈ مارشل ایوب خان کے ذریعے پرویز کو بھاری امداد ملتی تھی اور ایک ایسی ہی امداد کا انہوں نے ذکر بھی کیا ہے جس کے متعلق ان کا پرویز کے ساتھ بے تکلف مذاق بھی ہوا اور اس امداد کی رقم ۲۵ لاکھ تھی نہ معلوم کتنے لاکھوں کی مزید امداد پرویز اسلام کو مسخ کرنے کے صلے میں ہڑپ کر گئے ہوں گے اور ایسی امداد ان کو کس کس خارجی ذریعے سے ملتی ہوں گی جس کا بدو واست وہ اپنے مرنے کے بعد تک کے لئے کر گئے ہیں۔ بیرونی امداد لے کر تحاریک کو چلانے والے بانی اور ان کے متبع ادارے اپنے آقاؤں کے ایجنڈے پر کام کرتے ہیں جب آقا بھی ایک ہوں اور ان کے ایجنڈے کا ہدف بھی ایک ہی ہو اور وہ تحاریک ایک ہی علاقے میں یکے بعد دیگرے برپا کی گئی ہوں اور ان کا تسلسل بھی ثابت ہو تو ان کے ایک ہونے میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے؟

یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو جیسا کہ قرآن پاک میں مذکور ہے تسلیم نہیں کیا بلکہ انہیں یوسف نجار کا بیٹا قرار دیا ہے۔ جناب بشیر حسین ناظم کے "اوصاف" میں شائع شدہ مضمون کا مزید انکشاف ملاحظہ ہو۔ "پرویز صاحب عیسیٰؑ کو یوسف نجار کا بیٹا سمجھتے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو آیت اللہ سمجھنے میں ان کو عقل اجازت نہیں دیتی تھی۔" کیا اب بھی غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز کے مشن کو ایک تسلیم کرنے سے انکار کیا جا سکتا ہے؟

بزم طلوع اسلام پرویزی مشن کو قادیانی مشن سے الگ ثابت کرنے کے لئے کسی مقدمہ مرزائیہ بہاولپور کا بار بار حوالہ دیتا ہے تاکہ ان کے تکرار سے ان کا جھوٹ سچ ثابت ہو جائے۔ ماہ جولائی کے شمارہ "طلوع اسلام" میں کسی پرویزی نے اس کا ذکر یوں کیا ہے۔ "یہ چیز تاریخی ریکارڈ کا حصہ ہے کہ ۱۹۲۶ء تا ۱۹۳۵ء کے مشہور و معروف مقدمہ مرزائیہ بہاولپور میں فاضل جج نے علامہ پرویز کے مضمون سے رہنمائی لیتے ہوئے قادیانیوں کو مرتد قرار دیا جب کہ وقت کے علماء اپنی جامد تعلیمات سے فاضل جج کے لئے کسی بھی طرح سے مددگار ثابت نہ ہوئے۔"

یہ مقدمہ خود ساختہ پرویزی تاریخ کا حصہ تو ضرور ہوگا وگرنہ برصغیر پاک و ہند کی کسی تاریخ میں ہم نے اس مقدمہ کے بارے نہیں پڑھا یہ الفاظ "فاضل جج نے ...... قادیانیوں کو مرتد قرار دیا۔" دجل پرویزیت کی بدترین مثال ہیں کہ کس طرح پرویزی اپنی مطلب براری کے لئے اپنے ایمان و عقیدے کو بھی داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ نام نہاد علامہ پرویز اسلام میں ارتداد کو تسلیم ہی نہیں کرتا اور قرآنی آیات "لا اکراہ فی الدین" کو معنوی تحریف اور باطل تاویل سے اپنے موقف کے حق میں بطور دلیل پیش کرتا ہے تو کس ضمیر اور منہ سے بزم طلوع اسلام قادیانیوں کے ارتداد کو تسلیم کر رہا ہے۔ کیا یہ تضاد آرائی پرویزیوں کی روایتی بددیانتی اور دجل پر مبنی نہیں ہے؟ طلوع اسلام کی اگلی ہرزہ سرائی کہ "وقت کے علماء اپنی جامد تعلیمات سے فاضل جج کے لئے کسی بھی طرح مددگار ثابت نہ ہوئے۔" انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ اگر دوسرے بدنصیب پرویزیوں کی طرح ایک پرویزی جج کو بھی علمائے حق کی تعلیمات قرآن و سنت سمجھ میں نہیں آئیں تو اس سے حقائق تو تبدیل نہیں ہو گئے۔ بزم طلوع اسلام کے پرویزیں کو جاننا چاہیے کہ برصغیر میں قادیانیت کی پکڑ وقت کے علماء نے ہی کی اور اس کے لئے بڑی بڑی تحریکیں چلائیں اور ناموس رسالت ﷺ کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ اپنی طویل جدوجہد کو ہر حالت میں جاری رکھا اور بالآخر

پاکستان کی قومی اسمبلی کی عدالت میں طویل علمی بحث اور جرح کے بعد قادیانیوں کو قانوناً کافر و مرتد قرار دلوایا قومی اسمبلی نے علمائے حق کی تعلیمات سے رہنمائی لیتے ہوئے ایک عظیم تاریخی فیصلہ کیا جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ ناموس رسالت (ﷺ) کے تحفظ کے لئے لڑی جانے والی اس طویل جنگ میں نہ تو ہمیں غلام احمد پرویز کا کوئی کردار نظر آتا ہے اور نہ کسی پرویزی کا۔ کیا کسی پرویزی نے اس راستے میں اپنے خون کا ایک معمولی قطرہ بھی بہایا کوئی آنسو ہی رویا۔ یا ایک ساعت کی جیل ہی کاٹی یا کسی بھی تحریک میں کوئی ذرا سا حصہ ہی لیا قومی اسمبلی کی عدالت میں علمائے حق کی علمی استعداد اور ان کی امانت و دیانت پر اعتماد کیا گیا غلام احمد پرویز یا کسی پرویزی کو ان صفات کا اہل نہیں سمجھا گیا اور ہو بھی کیسے۔ ناموس رسالتؐ کی پاسداری کی سعادت اہل حق کے نصیب میں آتی ہے اہل باطل اور دجالین کے ہرگز نہیں۔

اپنے آپ کو قادیانیت کے الزام سے بچانے کے لئے بزم طلوع اسلام اکثر یہ واویلا کرتا ہے کہ پرویز نے "ختم نبوت اور تحریک احمدیت" نامی کتاب لکھ کر قادیانیت کے خلاف اپنا موقف واضح کر دیا ہے لہذا پرویزیت اور قادیانیت کبھی ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ طلوع اسلام کی دجالانہ لاف زنی ملاحظہ ہو۔

"علامہ پرویز نے ختم نبوت کے موضوع پر "ختم نبوت اور تحریک احمدیت" نامی کتاب تصنیف کر کے قادیانیوں کے غلط عقائد کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ دیا اور ...... ناموس رسالت ﷺ کی پاسبانی کا فریضہ حقیقی معنوں میں ادا کر دیا۔"

یعنی ایک کتاب لکھ کر یہ سب کام ہو گیا اور جو علمائے حق نے ہزاروں کتابیں اس موضوع پر تصنیف کیں اور آج تک کر رہے ہیں اور عملی طور پر قادیانیت کے خلاف تحریکوں میں حصہ لیا اور لے رہے ہیں اور پاکستان سے باہر ملک ملک جاکر قادیانیت کا تعاقب کر کے اسلام کی حفاظت کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں۔

پاکستان کی قومی اسمبلی سے۔ جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ سے اور گیمبیا کی حکومت سے قادیانیوں کو قانوناً کافر قرار دلوا کر علمائے حق نے جو عملی کارنامے سرانجام دیئے ہیں کیا وہ ناموس رسالت ﷺ کے حقیقی معنوں میں پاسبانی کے عملی اور حقیقی مظاہر ہیں یا ان کے مقابلے میں پرویز کا محض ایک کتابچہ۔ بزم طلوع اسلام کے وارثین پرویزیت اپنے ضمیر کو ٹٹول کر دیانتداری سے فیصلہ کریں کہ کس نے کیا حق ادا کیا اور اپنی مجرمانہ خیانت سے باز آئیں اس لئے کہ ان کے اصلی چہرے اب بے نقاب ہو چکے ہیں۔ بزم طلوع اسلام کی بدترین بددیانتی اور دجالیت ملاحظہ ہو کہ پرویز کی کتاب "ختم نبوت اور تحریک احمدیت" علمائے کرام کے ' قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی سے غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے بعد شائع ہوئی تاکہ قادیانیوں کے عقائد سے بظاہر اختلاف کر کے عامۃ المسلمین کو دھوکہ دیا جا سکے تاکہ وہ پرویزیوں کو قادیانیوں کی دوسری شاخ سمجھ کر ان کی طرف متوجہ نہ ہوں اور پھر اطمینان سے قادیانیت کا تاج اپنے سر پر سجا کر قادیانیت کے مشن کے تسلسل کو اپنے آقاؤں کی رہنمائی میں جاری رکھا جا سکے۔

علمائے کرام نے قادیانیت کا تعاقب اس وقت سے شروع کر دیا جب پرویز کو کوئی جانتا بھی نہیں تھا سالہا سال اس موضوع پر پرویز کی پراسرار خاموشی کس حقیقت پر دلالت کرتی ہے؟ اگر پرویز کا قادیانیت سے واقعی کوئی اختلاف تھا یا اس کا عقیدہ تھا کہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دے کر بالکل صحیح اور جائز کارنامہ سرانجام دیا ہے تو اسے علمائے حق کی جدوجہد کی تائید کرنا چاہئے تھی اور ان کے اس کردار کی تعریف کرنا چاہیے تھی۔ کیا پرویز اور اس کے بعد طلوع اسلام نے آج تک ایسا کیا؟ پرویز کی نام نہاد کتاب "ختم نبوت اور تحریک احمدیت" جس کا اس قدر ڈھنڈورا پیٹ کر اپنے دفاع میں پیش کیا جاتا ہے کہ کیا اس میں کہیں بھی پرویز نے قادیانیوں کو کافر و مرتد لکھا ہے؟ ان سوالات کے جوابات نفی سے پرویزیت کی قادیانی حیثیت واضح سے واضح تر ہو جاتی ہے اور طلوع اسلام کے اس سلسلہ میں مغالطے خود ان کا منہ چڑھاتے نظر آتے ہیں اور غلام احمد قادیانی کی پیروی 'علماء کی تعلیمات قرآن و سنت کو جامد کہنے والے استعماری ایجنٹوں کے مکروہ چہرے بے نقاب ہو جاتے ہیں۔

قادیانیت اور پرویزیت میں ایک اور نہایت ہی اہم قدر مشترک ہے جو قابل غور ہے آنجہانی غلام پرویز نے اپنی مذکورہ کتاب "ختم نبوت اور تحریک احمدیت" میں قادیانیت کی تحریک کو سیاسی قرار دیا ہے جس کا مقصد برصغیر میں انگریز کے سیاسی تسلط کو دوام بخشا تھا ہم "ولی را ولی شناسد" کی اس پرویزی نکتہ شناسی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ تحریک پرویزیت کے مقاصد سیاسی ہی ہیں اور ان کی تکمیل کے لئے سیاسی طریق کار ہی اپنایا گیا ہے

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بزم طلوع اسلام بظاہر فکر قرآن اور اسلام کی تشریح جدید کی علم برداری کا دم بھرتی ہے اور اس مشن کو اپنا دینی مقصد قرار دیتی ہے لیکن عملی میدان میں اپنے تعارف کے لئے سیاسی طریق کار کو اپناتے ہوئے تحریک پاکستان۔ قائداعظم اور علامہ اقبال سے خواہ مخواہ کا زبردستی رشتہ جوڑتی ہے اور سیاسی نوعیت کے اجتماعات منعقد کرتی ہے جو پاکستان ڈے۔ قائداعظم ڈے' اقبال ڈے اور دیگر قومی وسیاسی تہواروں کو منانے سے متعلق ہوتے ہیں اور ان میں سے ایسے شرکاء کو مدعو کرتی ہے جو ملک کے انتظامی' سیاسی' تعلیمی' دفاعی اور ابلاغی شعبوں سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں یا ان شعبوں میں اپنا گہرا اثر ورسوخ رکھتے ہیں۔ اسی طرح سے ''طلوع اسلام'' مجلہ کے ذریعے دینی مضامین کی آڑ میں قومی سیاست کو اجاگر کیا جاتا ہے جس کا مقصد قومی سطح پر اپنی سیاسی قوت جوان کی استقامت فی الدین کی مرہون منت ہے کو تحلیل کرکے انہیں مغلوب کرے اور دوسرے محاذ پر وہ سیاسی استقامت کے حصول کے لئے اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہے تاکہ اسلام دشمن استعماری قوتوں کا پاکستان پر سیاسی تسلط حاصل کرنے کا جو مشن طلوع اسلام کے سپرد ہے اس کی تکمیل ہو جس کے نتیجے میں پاکستان میں اسلامی انقلاب کے ذریعے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا راستہ روکا جاسکے۔ یہ مشن پہلے غلام احمد قادیانی کے سپرد کیا گیا اور بعد میں اسے جاری رکھنے کے لئے غلام احمد پرویز کے ذریعے ''بزم طلوع اسلام'' کو دے دیا گیا۔ اس طرح سے قادیانیت اور پرویزیت استعماری قوتوں کے سیاسی عزائم کی تکمیل کے لئے مشترکہ مشن پر کام کر رہے ہیں۔

اپنے آپ کو ختم نبوت کے علمبردار کہہ کر دھوکہ دینے والے دجال غلام غلام احمد پرویز اور بزم طلوع اسلام کے ماکرین کا عقیدہ ختم نبوت ذرا ملاحظہ ہو۔ ''ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعے رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ دوڑ اشخاص کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کرے گی۔ (سلیم کے خط۔ خط ۱۵ ص ۲۵۰)

ختم نبوت کے معانی ''اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے خود کرنے ہوں گے۔'' (سلیم کے نام خط ۲۱ ص ۱۲۰ ج ۲)

باقی صـ ۲۰ پر

اکبر علی غلام حسین
مراسلہ: عظیم احمد خان

آغا خانی مذہبی عبادات کا پیغام

حقیقی مومنوں کو یا علی مدد!

بیان یہ ہے کہ ہم لوگ آغا خانی ہیں۔ ہمارا تعلق اسماعیلی تنظیم سے ہے جس کی ذمہ داری لوگوں کو مذہبی معلومات فراہم کرنا ہے۔ ہمیں جماعت خانوں میں مکھی صاحب کی زیر سرپرستی جو مذہبی تعلیم دی جاتی ہے' اس کی روشنی میں ہم آغا خانی 'بندگی / عبادات جو جماعت خانوں میں کرتے ہیں۔ اس کی مکمل وضاحتی تفصیل ہم تحریر کر رہے ہیں۔

O سلام ہمارا ہے' یا علی مدد اور ہمارے سلام کا جواب ہے' مولا علی مدد۔

O کلمہ ہمارا ہے:۔ اشھد ان لاالہ اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ واشھد ان علی اللہ۔

O وضو کی ہمیں ضرورت نہیں' اس لئے کہ ہمارے دل کا وضو ہوتا ہے۔

O نماز کی جگہ ہر آغا خانی پر فرض ہے۔ تین وقت کی دعا جو جماعت خانے میں آ کے پڑھے' پانچ وقت فرض نماز کی بدلے میں۔ ہماری دعا میں قیام و رکوع کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں قبلہ رخ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ہر سمت رخ کر کے پڑھ سکتے ہیں جس کے لئے دعا میں حاضر امام کا تصور لانا بہت ضروری ہے۔ (ہم دعا کی کتاب اس پیغام کے ساتھ بھیج رہے ہیں۔ آپ خود بھی پڑھیں اور دوسرے روحانی بھائیوں کو بھی دیں)

O روزہ تو اصل میں آنکھ' کان اور زبان کا ہوتا ہے۔ کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہمارا روزہ سواپہر کا ہوتا ہے جو صبح دس بجے کھول لیا جاتا ہے۔ وہ بھی اگر مومن رکھنا چاہے ورنہ روزہ فرض نہیں ہے۔ البتہ سال بھر میں جس مہینے کا چاند جب بھی جمعہ کے روز کا ہوگا اس دن ہم روزہ رکھتے ہیں۔

O زکوٰۃ کی جائے ہم آمدنی میں روپیہ پر دو آنہ (دسوند) ہم فرض سمجھ کر جماعت خانے میں دیتے ہیں۔

O حج ہمارا حاضر امام کا دیدار ہے (وہ اس لئے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے)

O ہمارے پاس تو بولتا قرآن یعنی حاضر امام موجود ہے۔ مسلمانوں کے پاس تو خالی کتاب ہے۔

O ہمارے صبح و شام تک کے گناہ مکھی صاحب چھینٹا ڈال کر معاف کرتے ہیں۔ ہم میں سے اگر کوئی آدمی روز جماعت خانہ جانہ سکے تو جمعہ کے روز پیسے دے کر چھینٹا ڈلوا کر اور آب شفا (یعنی گھٹ پاٹ) پی کر اپنے گناہ معاف کرا سکتا ہے اور اگر کوئی جمعہ کے روز بھی جماعت خانہ نہ جاسکے تو مہینہ بھر کے گناہ چاند رات کو پیسے دے کر چھینٹا ڈلوا کر آب شفا (گھٹ پاٹ) پی کر گناہ معاف کرا سکتا ہے۔

O ہماری بندگی / عبادت کا طریقہ یہ ہے کہ: حاضر امام ہمیں ایک بول / اسم اعظم دیتے ہیں کہ جس کے عوض ۷۵ روپے ادا کرتے ہیں جس کی بندگی / عبادت ہم رات کے آخری حصے میں ادا کرتے ہیں۔ ۵ سال کی بندگی / عبادت معاف کرانے کے ہم ۵ سو روپے اور ۱۲ سال کی بندگی / عبادت میں معاف کرانے کے ۱۲ سو روپے اور لائف ممبر پوری لائف (عمر) کی بندگی معاف کرانے کے ۵ ہزار روپے ہم جماعت خانے میں دیتے ہیں۔

نورانی:۔ حاضر امام کے نور کو حاصل کرنے کے لئے ۷ ہزار روپے ہم جماعت خانوں میں دیتے ہیں جس سے ہمیں حاضر امام کا نور حاصل ہوتا ہے۔

فدائین:۔ قیامت کے روز حاضر امام سے ہم اپنے آپ کو بخشوانے (یعنی حاضر امام کے نور کے ساتھ اپنے نور کو ملائے جانے کا خرچہ پچیس ہزار روپیہ ہم جماعت خانے میں دیتے ہیں۔

ناندی:۔ ہم ناندی خیرات کو کہتے ہیں۔ ہمارے گھروں میں بہترین قسم کے پکنے والے کھانے' عمدہ قسم کے کپڑے و زیوارت ہم جماعت خانوں میں خیرات ناندی دیتے ہیں۔

جماعت خانے والے اس نانڈی کو نیلام کر کے اس کی رقم جماعت خانے میں جمع کر دیتے ہیں۔

ایک اہم وضاحت کرنا بہت ضروری ہے کہ: ہمارا مذہب صدیوں پرانا ہے' آج تک اس پر کسی نے تنقید نہیں کی۔ اگر ہمارا مذہب غلط ہوتا تو کب کا ختم ہو جاتا۔ اب اگر مسلمانوں کو یا ان کے علماء کو ہمارے مذہب میں کوئی خامی نظر آتی ہے یا کوئی اعتراض ہے تو وہ ہمارے عہدیداروں برائے ایچ۔ آر۔ ایچ پرنس آغاخان فیڈرل کونسل برائے پاکستان سے وضاحت کیوں طلب نہیں کرتے؟ مسلمانوں کے علماء بھی تنقید کرتے ہیں لیکن ہمارے حاضر امام سے وضاحت طلب کرنے میں کیوں ہچکچاتے ہیں؟ کیا وہ ہمارے حاضر امام سے ڈرتے ہیں؟ صدیوں سے مسلمانوں کے علماء نے ہمارے مذہب پر کبھی تنقید نہیں کی تو یہ پندرھویں صدی کے علماء آخر کہاں سے بیدار ہو کر ہم پر تنقید کرنے لگے؟ ہر دور میں حکومت وقت کی تائید ہمیں حاصل رہی ہے۔ پس یہ ہی ہمارے مذہب کے سچ ہونے کی حقیقت ہے۔

حقیقی مومنو! تم لوگ اپنے مذہب پر ثابت قدم رہو اگر تم سچے ہو۔ دنیا میں تو اسی طرح کے فتنے اور الزامات تو آتے جاتے رہیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ ہمیں اور آپ کو نور مولانا حاضر امام 'سکھی اور آباد رکھے اور اس کا دیدار بھی نصیب ہو (آمین)

آخری کلمہ:۔ یاشاہ کریم الحسینی انت الامام الحاضر الموجود (سجود) اللھم لک سجودی وطاعتی

نوٹ:۔ اس پیغام کی نقل سارے جماعت خانوں کو روانہ کر دی گئی ہیں۔

فقط عاشق علی (پریذیڈنٹ)

دی ایچ۔ آر۔ ایچ۔ پرنس آغاخان فیڈرل

کونسل برائے پاکستان

ریلیجس (مذہبی) کمیٹی

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ:۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو' اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں' پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول ﷺ کی طرف پھیر دو۔ اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔" (سورۃ النساء ۵۹)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ہم یقیناً ایک روز مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔ جو کچھ افعال انہوں نے کئے ہیں۔ وہ سب ہم لکھتے جا رہے ہیں اور جو کچھ آثار انہوں نے پیچھے چھوڑے ہیں۔ وہ بھی ہم ثبت کر رہے ہیں۔ ہر چیز کو ہم نے ایک کھلی کتاب میں درج کر رکھا ہے۔

الجواب۔ اے میری قوم کے لوگو! الحمد اللہ ہم اپنے سابقہ گمراہ کن اور غلط عقائد سے تائب ہو کر اسلام کے صحیح عقیدہ پر راغب ہو گئے ہیں۔ اب ہم مسلم' قوم ہماری اسماعیلی' دین ہمارا اسلام' وطن ہمارا پاکستان' ہم اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان رکھتے ہیں' اس کی آخری کتاب قرآن کو مانتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کو راہ نجات تسلیم کرتے ہیں' ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین مانتے ہیں' اہل بیت اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے فرامین کو مانتے چلے آئے ہیں ہمیں دینی عقائد کی اصلاح کے لئے اسلام نے درج ذیل تعلیم دی ہے:۔

ہمارا اول / اسم اعظم "الاعلیٰ" مکمل ہوتا ہے "سبحان ربی الاعلیٰ" سے

"یا اللہ مدد" ہمیشہ ہم اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ' ہمارا اسلام ہے اور اس کا جواب وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ہے۔ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا کلمہ ہے۔ ہم سنت رسول ﷺ کے عین مطابق وضو اور غسل سے پاک ہوتے ہیں جس سے ہمیں طہارت حاصل ہوتی ہے۔ قبلہ رخ کر کے نماز پنج وقتہ ہم اذان دیئے جانے پر باجماعت سنت رسولؐ کے مطابق مقررہ وقت پر ادا کرتے ہیں نماز ہم اللہ کو حاضر وناظر جان کر قیام رکوع' سجدہ اور قعدہ کی ترتیب سے ادا کرتے ہیں کیونکہ نماز کی ادائیگی ہر مسلمان پر فرض ہے۔ سجدہ کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے۔ ہم سال بھر میں ماہ رمضان کے روزے سنت رسولؐ کے مطابق فرض سمجھ کر رکھتے ہیں اور نماز تراویح باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ تاکہ ہم گناہوں سے بچیں اور اللہ سے ڈریں اور اس کی رحمتوں وبرکتوں کا قرب حاصل ہو سکے۔ ہم میں جو لوگ صاحب حیثیت ہیں وہ سال میں ایک بار زکوۃ فرض سمجھ کر اپنے مال کا چالیسواں حصہ یعنی سو روپیہ پر ڈھائی روپیہ غریب اور مستحق لوگوں کو ادا کرتے ہیں۔ ہم میں سے جو

صاحب حیثیت ہیں حج بیت اللہ فرض سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ ہم میں سے اکثر لوگ "مقام محمود" حاصل کرنے کے لئے اشراق' چاشت' اوابین اور تہجد کے نوافل ادا کرتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ بندگی کا حق ادا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے اور اپنی عبادات زیادہ بہتر بنانے کے لئے حسب توفیق ہم توبہ' استغفار اور درود شریف کا ورد کرتے رہتے ہیں۔ مزید یہ کہ خدا کی مخلوق کی خدمت میں ہم اپنی نجات تصور کرتے ہیں۔ اے میری قوم کے لوگو متوجہ ہو! اللہ اور رسولؐ کے ایک حکم کے انکار سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے اور نماز کا حکم قرآن اور حدیث میں کثرت سے وارد ہوا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم نماز کے لئے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو' سروں پر ہاتھ پھیر لو اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو (۶۔ المائدہ) اور جب تم لوگ اذان دیتے ہو نماز کے لئے (۵۸۔ المائدہ) نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک (ظہر' عصر' مغرب' عشاء) اور فجر کے علاوہ قرآن کا بھی التزام کرو کیونکہ قرآن فجر مشہود ہوتا ہے (۷۸۔ بنی اسرائیل) اور صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ نے اس پر مسلسل عمل کیا ہے۔ لفظ "صلوٰۃ" کے وہی معنی ہیں جو آج دنیا بھر کے مسلمان رسولؐ کے طریقے کے مطابق ایک مخصوص ہیئت' الفاظ اور ترتیب سے ادا کرتے ہیں اگر صلوت کے معنی اس تغیر پذیر' بے اصل اور غیر شرعی عمل کے لئے جائیں جو ہماری قوم ان مبلغوں (مشنری) اکارین جماعت کے گمراہ کن وعظ سن کر پنجگانہ نماز کی جائے تین وقت کی دعا ادا کرتی ہے تو وہ عمل جو نامدار پرنس کریم آغا خان صاحب نے یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء کو نیروبی کے ایک جماعت خانے میں عیدالفطر کے دن کیا تھا کیا وہ عمل نماز تھی یا دعا؟ اسی طرح آج بھی جماعت خانوں سے ملحقہ میدانوں میں عید کے موقعوں پر جو عمل ادا کیا جاتا ہے اور کہیں کہیں جمعہ کو بھی نامدار صاحب کی ہدایت پر یہ عمل کیا جاتا ہے کیا وہ دعا ہے یا نماز؟ یقیناً نماز ہی ہے' دعا کا تو کبھی نامدار صاحب نے حکم ہی نہیں دیا اور وہ عمل کیا تھا جس کو ادا کرتے ہوئے حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے؟ وہ عمل کیا تھا کہ جس کو کثرت سے ادا کرنے کی بناء پر حضرت زین العابدینؓ اور امام جعفر صادقؓ مشہور ہیں؟ کیا وہ صلوٰۃ یہ دعا ہے جو آج ان مبلغوں (مشنری) اور اکارین جماعت نے ہمیں بتائی ہے؟ اور وہ عمل کیا ہے جو دہلی' بمبئی اور کراچی کی مساجد میں نامدار پرنس کریم آغا صاحب نے اپنے عہدیداروں کے ساتھ ادا کیا؟ یقیناً وہ نماز کا عمل تھا دعا کا نہیں۔ اسی طرح وہ عمل بھی یاد رکھنا چاہیے جو سر سلطان محمد شاہ آغا خان صاحب نے کپورتھلہ (غیر منقسم پنجاب) کی جامع مسجد میں آخری صف میں کھڑے ہو کر ایک عاجز بندے کی طرح اپنے معبود حقیقی اللہ تعالیٰ کے سامنے ادا کیا یہ عمل بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جس کے ادا کرنے کی سر سلطان محمد شاہ آغا خان صاحب

فائل نمبری: /ان ایچ / این او وی ۹۹ صفحہ: 95

نے اور پرنس کریم آغا خان صاحب نے بار بار اپنی تقاریر میں ہدایت کیں یہ عمل نماز کا ہی ہے جس کی ان حضرات نے سخت تاکید فرمائی اے میری قوم کے لوگو سنو! یہ مبلغ (مشنری) اکارین اور جماعت کے گمراہ عمل داران خود بھی کفر کے مرتکب ہو رہے ہیں اور پوری جماعت کو بھی گمراہی کی طرف لے جا رہے ہیں! یہ چودھویں صدی کے مبلغ (مشنری) اور عمل داران' جماعت کو فریب دے رہے ہیں کہ نماز پڑھنا اہل شریعت کا کام ہے اور ہم تو حقیقی مومن ہیں مقام معرفت میں ہیں اس لئے نماز سے بے نیاز ہیں۔ ان سے پوچھو کہ وہ حضرت علیؓ اور دیگر آئمہ زندگی بھر شریعت پر قائم رہے بلکہ شریعت کے قیام کے لئے شہید ہوئے۔ کیا ہم اپنے اماموں سے بھی آگے بڑھ گئے کہ شریعت سے بالکل بے نیاز ہو گئے۔ نماز ایک ایسا بنیادی مقدس فریضہ ہے جس کی ادائیگی رسولؐ' صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور اماموں اور امت میں سے کسی پر بھی ایک دفعہ بھی معاف نہیں ہوئی تو یہ خودساختہ مبلغ (مشنری) اور عملداران اتنے بڑے فریضے کو معاف کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو منسوخ (CANCELL) کرنے والے کون ہیں؟ جبکہ قرآن میں واضح احکامات اذان اور نماز سے متعلق قیامت تک موجود ہیں۔

لوگو! گواہ رہنا میں نے تم تک نماز کی دعوت اور اسلام کے بنیادی ارکان کی تبلیغ پہنچا دی ہے۔ اب تمہیں اختیار حاصل ہے کہ تم لوگ اپنے گھروں' جماعت خانوں اور مساجد میں باقاعدہ سنت رسولؐ کے تحت نماز ادا کرو۔ اگر نماز یاد کرنے میں / ادا کرنے میں یا قائم کرنے

میں کسی قسم کی دقت ہو تو اپنے اس خادم کی خدمات حاصل کر سکتے ہو اور رابطہ قائم کر سکتے ہو وماعلینا الاالبلاغ الداعی:۔ اکبر علی غلام حسین اسماعیلیہ نمازی خدمت کمیٹی ٹرسٹ (رجسٹرڈ) مسلم اسماعیلیہ مسجد نزد آغاخان میٹرنٹی ہوم' بلاک نمبر۷' فیڈرل بی ایریا۔ کراچی نمبر ۳۸

فون:۔ ۶۷۲۷۹۲

نوٹ:۔ اسماعیلی برادریوں کے لئے اسماعیلیہ ایسوسی ایشن فور پاکستان کی گجراتی زبان سے اردو اور عربی ترجمہ 'نماز کی کتاب' ہمارے دفتر سے مفت حاصل کریں۔

التماس:۔ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ فوٹو اسٹیٹ کاپی کروا کر دوسروں تک پہنچائیں۔

بقیہ: دو روپ

اس فلسفیانہ عقیدہ کے جاننے کے بعد قارئین کرام پر حقیقت پرویزیت واضح ہو گئی ہو گی۔

ہم آخر میں غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز کی مماثلت کا اجمالی نقشہ پیش کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

(۱) دونوں کے نام ایک۔

(۲) دونوں ایک ہی علاقہ میں پیدا ہوئے۔

(۳) دونوں سرکار انگریز کے ملازم و غلام رہے۔

(۴) دونوں نے اپنی تحاریک یکے بعد دیگرے انگریز دور میں شروع کیں۔

(۵) دونوں سواد اعظم سے ہٹ کر دین اسلام کو مسخ کرتے ہوئے اس کا ایک نیا اور منفرد نقشہ پیش کیا۔

(۶) دونوں نے دین کے مسلمہ حقائق کا یکسر انکار کیا۔

(۷) دونوں نے قرآن کی معنوی تحریف کی اور اپنی اپنی تحاریک کے موافق قرآن کو نئے معنی پہنائے۔

(۸) دونوں نے احادیث نبوی ﷺ کا استہزا کیا۔

(۹) دونوں نے اپنے سوا پوری امت کو اسلام سے گمراہ قرار دیا۔

(۱۰) دونوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا قرار دیا۔

(۱۱) دونوں نے اپنی تنقید کا ہدف ذات رسالت مآب ﷺ کو بنایا۔ ایک نے ختم نبوت کے انکار سے اور دوسرے نے فرمان نبوت ﷺ کی حجیت کے انکار سے۔

(۱۲) دونوں نے امت کو نفاق کا شکار کرنے کے مشن کو اپنایا۔

(۱۳) دونوں نے اپنی دینی و قومی حمیت کا سودا کر کے استعمار کے سیاسی مفادات کے لئے کام کیا۔

(۱۴) دونوں نے خارجی امداد سے اپنی اپنی تحاریک کو چلایا۔

جبار کارپٹس

ڈیلرز

☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ

☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

۴۔ این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس

بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

Phone : 6646888-6647655

Fax : 092-21-5671503

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

ولادت باسعادت ۱۹ / شوال ۱۲۹۶ھ

۱۳۰۹ھ / اوائل صفر۔ دارالعلوم میں داخلہ

۱۳۰۹ھ تا ۱۳۱۶ھ۔ دیوبند میں تعلیم حاصل کی۔

۱۳۱۶ھ۔ والد ماجد کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت کی۔

۱۳۱۸ھ۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے ارشاد پر ہندوستان آمد۔

۱۳۲۰ھ۔ ہندوستان سے مدینہ منورہ واپسی۔

۱۳۲۷ھ۔ دارالعلوم دیوبند میں باقاعدہ تدریس کا آغاز۔

۱۳۲۸ھ۔ دارالعلوم کا جلسہ دستاربندی اور حضرت کی دستاربندی۔

۱۳۲۹ھ۔ ہندوستان سے واپسی حجاز۔

۱۳۳۱ھ۔ حجاز سے تیسرا سفر ہندوستان چند ماہ بعد واپسی مدینہ منورہ۔

۱۳۳۵ھ۔ مکہ مکرمہ میں گرفتاری تحریک ریشمی رومال کے سلسلہ میں۔

۱۳۳۸ھ۔ ۲۲ / جمادی الثانی کو رہائی۔

۱۳۳۹ھ۔ کراچی میں خلافت کمیٹی کے عظیم الشان جلسہ میں شرکت۔

۱۳۴۰ھ۔ خلافت کمیٹی کے جلسہ میں آپ کی تجویز پر گرفتاری۔

۱۳۴۲ھ۔ جمعیت علماء ہند کے عظیم الشان جلسہ کی صدارت۔

۱۳۴۳ھ تا ۱۳۴۵ھ سلہٹ کے جامعہ اسلامیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر۔

۱۳۴۶ھ۔ تاوفات شیخ الحدیث صدر المدرسین و ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند۔

۱۳۵۱ھ۔ میں کانگریس اور جمعیۃ علماء ہند نے حکومت کے خلاف ستیہ گرہ۔

۱۳۵۵ھ۔ مسٹر جناح اور دوسرے لیگی لیڈروں نے دہلی میں جمعیۃ علماء ہند کے اکابر سے مل کر لیگ جمعیۃ اتحاد کے لئے کوشش کی آپ جمعیۃ کے ڈکٹیٹر بنائے گئے آپ کی گرفتاری۔

۱۳۵۹ھ۔ حضرت شیخ الاسلام جمعیۃ علماء ہند کے صدر منتخب ہوئے اور تاحیات صدر رہے۔

۱۳۶۱ھ۔ خلاف قانون تقریر کے الزام میں گرفتاری۔

۱۳۶۳ھ۔ آپ کی رہائی عمل میں آئی۔

۱۳۷۵ھ۔ حضرت شیخ الاسلام نے آخری سفر حج اختیار فرمایا۔

۱۳۷۶ھ۔ مدراس کا آخری سفر۔

۲۸ / محرم الحرام ۱۳۷۷ھ۔ آپؒ نے اپنی زندگی کا آخری سبق بخاری شریف جلد اول سے پڑھایا۔

۱۳ / جمادی الاول ۱۳۷۷ھ۔ مطابق ۵ / دسمبر ۱۹۵۷ء کو علم و عمل اور زہد و تقویٰ کا یہ آفتاب عالمتاب غروب ہوگیا۔

ابن امیر شریعتؒ کی وفات پر اظہار تعزیت

کوئٹہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر حضرت مولانا محمد منیر الدین صاحب نائب امیر حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مرکزی شوریٰ کے رکن قاری انوار الحق حقانی ناظم تبلیغ مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی حاجی شاہ محمد آغا حاجی تاج طفیل اسرار حاجی طارق محمود بھٹی حاجی عارف محمود بھٹی حاجی زاہد رفیق حاجی حاجی محمد عبداللہ مینگل حافظ محمد شریف صاحب غلام یٰسین آصف اور حافظ خادم حسین گجر نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ابن امیر شریعتؒ حضرت مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور انہوں نے کہا کہ حضرت شاہ صاحب نے اپنی ساری زندگی ختم نبوت کی خدمت میں گزاری اور قادیانیوں کے مقابلے میں بھرپور جہاد کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنی تقریر و تحریر سے مرزائیوں کو ناکوں چنے چبوائے اور حضرت صدیق اکبرؓ کی طرح مجاہدانہ وقت گزار کر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب (مرحوم) کو جنت الفردوس میں بلند و اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ کوئٹہ کی مساجد مرکزی جامع مسجد قندھاری جامع مسجد سنہری جامع مسجد عمر جامع مسجد گول جامع مسجد میں حضرت شاہ کے لئے فاتحہ خوانی اور ترقی درجات کی دعا کی گئی۔

آخری قسط

فتنۂ قادیانیت کی نقاب کشائی

تحریر: حضرت مولانا اللہ وسایا

حقیقۃ الوحی ص ۳۰۷ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰ کثرت پیشاب کی تشریح مرزا قادیانی کی دوسری کتاب "نسیم دعوت" کے صفحہ ۶۷ پر ہے:

"بعض دفعہ سو سو مرتبہ ایک ایک دن میں پیشاب آیا ہے اور بوجہ اس کے پیشاب میں شکر ہے کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔"

اب آپ انصاف فرمائیں کہ دنیا کسی لغت کی کتاب میں چادر کا معنی بیماری نہیں ہے۔ فقیر نے سعودی عرب' انڈونیشیا' سنگاپور' ملیشیا' تھائی لینڈ' برطانیہ' سری لنکا' شام' مصر' ڈنمارک' سویڈن' ناروے' کینیڈا کا سفر کیا ہے آج تک مجھے کوئی ایسی کتاب نہیں ملی جس میں چادر کا معنی بیماری لکھی ہو اور وہ بھی پیشاب کی وہ بھی ایسے جیسے ٹوٹا ہوا لوٹا جو ہر وقت بہتا رہتا ہے۔ سوچئے کہ کس طرح مرزا نے احادیث کا مذاق اڑایا ہے۔ دوران سر کو مرزا نے ہسٹریا تعبیر کیا ہے جیسے اس کی بیوی کا بیان ہے جو سیرۃ المہدی جلد اول' ص ۱۴ پر درج ہے۔

س: مرزا قادیانی نے مسیح علیہ السلام کی کیا کیا علامات لکھی ہیں؟

ج: مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۰۷ پر لکھا ہے۔

(۱)...... وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اترے گا۔

(۲)...... نیز یہ کہ وہ فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔

(۳)...... نیز یہ کہ کافر اس کے دم سے مریں گے۔

(۴)...... نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دے گا کہ گویا وہ غسل کر کے ابھی حمام سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اس کے سر پر موتی کے دانے کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے اور یہ کہ وہ دجال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کرے گا۔

(۵)...... نیز یہ کہ وہ صلیب کو توڑے گا۔

(۶)...... نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کرے گا۔

(۷)...... نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔

1

(۸)...... نیز یہ کہ وہی ہے جو دجال کا قاتل ہوگا۔

(۹)...... نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت کی قبر میں داخل ہوگا۔

سوال و جواب کی شکل میں مرزا قادیانی نے ان علامات کی جو تاویل و تحریف کی ہے اس کی بحث گزر چکی ہے۔

س: مرزا قادیانی نے علامات مسیح بیان کرتے ہوئے علامات نمبر ۲ میں دو فرشتوں سے مراد غیبی طاقتیں لیا ہے۔

ج: یہ حدیث کے ساتھ مرزا قادیانی کا بارد استہزا ہے دو فرشتوں سے مراد حقیقتاً دو فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ساتھ بھیجیں گے۔ ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے ایک دفعہ مرزا نے کہا کہ فرشتوں سے مراد میرے یہ دو آدمی ہیں جو مجھے ملے ہیں۔ جب قادیانی جماعت اختلاف کا شکار ہوئی اور قادیانی اور لاہوری جماعت میں بٹ گئی تو مرزا بشیر الدین نے کہا کہ لاہوری منافق ہیں تو انہوں نے کہا کہ ان میں تو وہ بھی ہیں جن کو حضرت نے فرشتہ قرار دیا اس پر مرزا بشیر الدین نے کہا کہ:

"ہے تو حضرت کا فرشتہ مگر منافق ہو گیا۔"

س: عیسیٰ علیہ السلام کے دم سے کافر مریں گے مرزا نے اس کی توجیہہ یہ کی ہے کہ اس کی وجہ سے کافر ہلاک ہوں گے۔

ج: بالکل ٹھیک ہے اس میں کیا حرج ہے حدیث کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال پگھلنا شروع ہو جائے گا' جیسے نمک پانی میں اور جہاں تک اس کی سانس پہنچے گی کافر مرتے جائیں گے۔ یہ حدیث ظاہر پر محمول ہے بالکل اس طرح وقوع ہوگا۔ آج انسان نے ایسی ایسی چیزیں ایجاد کی ہیں' جیسے اشک آور گیس جہاں تک اس کا اثر پہنچتا ہے آنسو جاری ہو جاتے ہیں ایک بم تیار ہو چکا ہے اگر وہ چلا دیا جائے تو تمام دنیا آکسیجن جلنے کے باعث دم گھٹنے سے مر جائے یہ ساری انسان کی طاقت ہے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نصرت ہوگی ان سے کیا کچھ نہ ہوگا انسانی طاقت سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ خدا کی قدرت سے کیوں نہ ہوگا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے نبی کی بات پوری ہوگی۔

س: علامت نمبر ۴ کہ وہ ایسی حالت

میں دکھائی دے گا کہ گویا کہ وہ غسل کر کے آیا ہے کہ گویا موتی ٹپک رہے ہیں۔ مرزا قادیانی نے حقیقۃ الوحی ص ۳۰۸ پر توضیح کی ہے کہ وہ تضرع وزاری ایسے کرے گا کہ گویا اس سے باربار غسل کرے گا اور پاک غسل کے پاک قطرے موتیوں کی طرح اس کے سر پر سے ٹپکتے ہیں؟

ج: تمام انبیاء علیہم السلام اللہ کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرتے ہیں' تو ان کے متعلق کیوں نہیں کہا گیا کہ ان کے سر کے بالوں سے موتیوں کی طرح پانی ٹپکے گا اس سے ثابت ہوا کہ یہ تضرع کا عمل نہیں بلکہ حقیقی پانی کا ٹپکنا مراد ہے۔

ج ۲: توبہ زاری سے پانی آنکھوں سے ٹپکتا ہے نہ کہ سر سے۔

ج ۳: مرزا قادیانی کا یہ عذر سفید کذب' افتراء اور تحریف فی الحدیث ہے' حدیث شریف میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرات اس طرح گرتے ہوں گے کہ ابھی غسل کر کے تشریف لائے ہیں۔ اس کی محدثین نے دو توضیحات کی ہیں اور دونوں صحیح ہیں:

۱:...... جس وقت تشریف لے گئے تھے اس وقت غسل کر کے فارغ ہوئے تھے کہ آسمانوں پر اٹھالئے گئے تو جب آسمانوں پر گئے تو سر سے پانی ٹپ رہا تھا' جب واپس تشریف لائیں گے تو بھی بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔ آج کل کی سائنس نے یہ مسئلہ بھی حل کر دیا کہ واٹر کولر میں پانی جوں کا توں باقی رہتا ہے' خراب نہیں ہوتا' فریج میں کسی چیز کو ہفتہ بھر جوں کا توں رکھا جا سکتا ہے اگر کسی چیز کو کولڈ اسٹور میں رکھ دیں تو جوں کی توں سال بھر رہے گی' خراب نہیں ہوگی' اگر انسان اپنی عقل و ہمت سے کسی چیز کو سنبھالنا چاہے جوں کا توں ایک دن ایک ہفتہ ایک سال تک سنبھال سکتا ہے۔ مگر رب کریم کی قدرت کو دیکھو کہ عیسیٰ علیہ السلام جس حالت میں گئے تھے جوں کے توں اسی حالت میں تشریف لائیں گے' انسان کی ہمت کی جہاں انتہا ہوتی ہے رب العزت کی قدرت کی وہاں سے ابتداء ہوتی ہے جب تشریف لے گئے تو بھی بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا جب واپس تشریف لائیں گے تو بھی سر کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔

۲:...... توضیح یہ لکھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بال مبارک ایسے نرم ونازک گھنگریالے اور تابدار ہوں گے کہ ان پر نظر نہ ٹھہر سکے گی۔ ایسے محسوس ہوتا ہوگا کہ سر کے بالوں سے قطرات ٹپک رہے ہیں۔ یہ دونوں توضیحات صحیح ہیں کوئی تضاد نہیں ہے۔

س: علامت نمبر ۵ دجال کے مقابلہ میں خانہ کعبہ کا طواف کریں گے (استغفر اللہ) یعنی یہ کہ دجالی طاقتیں چور کی طرح بیت اللہ کا طواف کریں گی؟ ان کے مقابلہ میں عیسیٰ علیہ السلام طواف کریں گے یعنی ان کو مٹادیں گے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۱۰)

ج: حدیث شریف پر افتراء ہے یہ مرزا قادیانی کے ذہن کی پیداوار ہے۔ آج تک کسی محدث نے یہ نہیں لکھا کہ مرزا قادیانی کی یہ تاویل بالفاظ دیگر باطل احادیث اور خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی منشاء کے خلاف ہے۔ حدیث میں ہے کہ دجال ہر جگہ جائے گا' مگر مدینہ نہیں جائے گا جبکہ مرزا کہتا ہے کہ چوروں کی طرح بیت اللہ کا طواف کرے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل دجال سے فراغت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام مکہ مکرمہ آئیں گے حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے' طواف کریں گے' بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد میرے روضہ طیبہ پر آئیں گے' وہ سلام کہیں گے میں سنوں گا' میں جواب دوں گا وہ سنیں گے۔ (تفصیل کے لئے التصریح بما تواتر فی نزول المسیح)

اب ان الفاظ کو سامنے رکھیں تو مرزائیوں کی کوئی تاویل نہیں چل سکتی' ہاں البتہ مرزا قادیانی کی یہ تاویل خود قادیانیوں پر فٹ ہے کہ دعویٰ نبوت کرنے والا دجال اور وہ ہے مرزا بے ایمان اسے ماننے والی دجالی طاقت ان کے ہو گئے دو گروہ یا تو دجالی طاقت کی بجائے دو طاقتیں ہو گئے ان کے حرم کعبہ میں جانے پر پابندی ہے تو یہ چوروں کی طرح چوری جاکر طواف کریں گے' یعنی ان کو مٹادیں گے اس لئے کہ جب حقیقی مسیح آجائے گا تو جھوٹے مسیح کو جاننے والا کوئی نہیں رہے گا۔ پس مرزا کی تاویل خود مرزائیوں پر فٹ آتی ہے۔

س: صلیب کو توڑے گا' مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۰۷ پر یہ لکھا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ صلیبی عقیدہ کو توڑے گا' مرزے قادیانی نے اپنی اس کتاب کے صفحہ ۲۱۱ میں اس کی تاویل یہ کی ہے کہ صلیب سے مراد لکڑی سونا چاندی نہیں' بلکہ صلیبی عقیدہ کو توڑیں گے۔

ج: یہودی' عیسائی جو مقابلہ کریں گے مارے جائیں گے باقی ماندہ مسلمان ہو جائیں گے' تو جب صلیب والے نہ رہے تو صلیب کب رہے گی؟ جو صلیب کے پرستار تھے وہ مسلمان ہو کر صلیب شکن بن جائیں گے اس لئے یہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا' آپ کے حکم سے ہوگا' اس لئے صلیب شکنی کی آپ کی طرف نسبت کر دی گئی' باقی مرزا کا یہ تاویل کرنا کہ صلیبی عقیدہ کو توڑے گا یہ باطل ہے اس لئے کہ بقول مرزا کے اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ کہہ کر عیسائیوں کے عقیدہ کو توڑا اس سے عیسائیوں کی صحت پر کیا اثر پڑ سکتا

ہے۔ دنیا میں ایک بھی مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کا منکر نہیں ہے تو اس سے عیسائیوں کا عقیدہ کب ٹوٹا؟ پس ثابت ہوا کہ صلیب شکنی سے مراد حقیقی صلیب کو توڑنا ہے نہ کہ صلیبی عقیدہ کو۔

س: علامات ۸ پر بحث گزر چکی ہے نمبر ۸ زیر بحث ہے' نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی اس کی مرزا قادیانی نے انجام آتھم کے صفحہ ۳۳۷ کے حاشیہ پر یہ تاویل لکھی ہے: اس پیشگوئی کی انجام آتھم میں (محمدی بیگم) تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ "تزوج ویولد" یعنی مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد ایک خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا' اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں۔

ج: مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے شادی کے شوق میں حدیث شریف میں تحریف کی ہے ورنہ حدیث شریف میں تزوج ویولد محض اس لئے فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رفع سے قبل شادی نہیں کی تھی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ نزول کے بعد شادی کی سنت پر عمل کریں گے اور یہ کہ ان کی اولاد ہوگی (دو صاحبزادے ایک کا نام محمد' دوسرا موسیٰ) دوسرا یہ کہ مرزائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اتنا لمبا قیام کریں گے تو مرور زمانہ کا ان کی صحت پر کیا اثر ہوگا؟ اور یہ کہ وہ پیر فرتوت ہو گئے ہوں گے؟ حضور علیہ السلام نے اس حدیث شریف میں یہ جواب دیا کہ وہ اتنے طاقتور ہوں گے کہ وہ شادی کریں گے اور اتنے ہمت والے ہوں گے کہ ان کی اولاد بھی ہوگی مرور زمانہ کا واپسی پر ان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ باقی رہی یہ بات کہ اس سے مراد محمدی بیگم تو اس کا جو حال ہوا ہے وہ سب جانتے ہیں۔

س: علامت نمبر ۹ دجال کو قتل کریں گے' مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۱۴ پر اس کی تاویل یہ کی ہے کہ دجال کو قتل کریں گے اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے ظہور سے دجالی فتنہ رو بزوال ہو جائے گا۔

ج ۱: دجال سے مراد حقیقتاً قتل دجال ہے جیسا کہ مشکوۃ شریف کے صفحہ ۴۷۹ کی حدیث درج کی جاچکی ہے۔

ج ۲: مرزا قادیانی کی یہ تاویل بھی غلط ہے اسی لئے کہ یہ خود کو مسیح کہتا ہے اور اپنے ظہور سے دجالی فتنہ کے رو بزوال ہونے کا اقرار کرتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ مرزا کے زمانہ میں تو در کنار اس کے مرنے کے بعد بھی عیسائیت مزید ترقی کر گئی حوالہ یہ ہے کہ:

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کے ۱۳۷ مشن کام کر رہے ہیں' یعنی ہیڈ مشن ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے' ہیڈ مشنوں میں ۱۸۰۰ سے زیادہ پادری کام کرتے ہیں' چار سو تین ہسپتال ہیں جن میں ۵۰۰ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں' ۴۳ پریس ہیں اور تقریباً ۱۲۰ اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں ۵۱ کالج' ۶۱۷ ہائی اسکول اور ۴۳ ٹریننگ کالج ہیں ان میں ۶۰۰۰۰ طالبعلم تعلیم پاتے ہیں مکتی فوج میں ۳۰۸ یورپین اور ۲۸۸۸ ہندوستان مناد کام کر رہے ہیں۔ اس کے ماتحت ۵۰۷ پرائمری اسکول ہیں جن میں ۱۸۶۷۵ طالبعلم ہیں' ۸ا محتیاں اور ۱۱ اخبارات ان کے اپنے ہیں' اس فوج کے مختلف اداروں کے ضمن میں ۳۲۹۰ آدمیوں کی پرورش ہو رہی ہے اور ان سب کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ روزانہ دو سو چوبیس مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہو رہے ہیں' اس کے مقابلہ میں مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ تو وہ اس کام کو شاید قابل توجہ بھی نہیں سمجھتے۔ احمدی جماعت کو سوچنا چاہئے کہ عیسائی مشنوں کے اس قدر وسیع جال کے مقابلہ میں اس کی مساعی کی حیثیت کیا ہے؟ ہندوستان بھر میں ہمارے در جن مبلغ ہیں اور وہ بھی جن حالات میں کام کر رہے ہیں انہیں ہم لوگ خوب جانتے ہیں۔" (اخبار الفضل قادیان ۱۹/ جون ۱۹۳۱ء)

نوٹ: مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرا تھا

باقی صـ ۲۶ پر

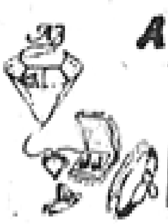
AL-ABDULLAH JEWELLERS
العبداللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop NO. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phon : 7512251

قسط ۳

مفتی اعظم اور تردید قادیانیت

مرزائیوں کے مقابلہ میں بہاولپور کا تاریخی مقدمہ

حضرت شاہ صاحبؒ اور دیگر اکابر علمأ کے بیانات' مرزائیوں کے مرتد ہونے کا فیصلہ:

۱۹۲۶ء میں احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور کی ایک مسلمان عورت کا دعویٰ اپنے شوہر کے مرزائی ہو جانے کی وجہ سے نکاح فسخ ہونے کے متعلق بہاولپور کی عدالت میں دائر ہوا اور سات سال تک یہ مقدمہ بہاولپور کی ادنیٰ' اعلیٰ عدالتوں میں دائر رہتے ہوئے آخر میں دربار معلی بہاولپور میں پہنچا۔ ۱۹۳۳ء میں دربار معلی نے پھر عدالت میں یہ لکھ کر واپس کیا کہ ہمارے خیال میں اس مسئلہ کی پوری تحقیق و تنقیح کرنا ضروری ہے۔ دونوں فریق کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے علمأ کی شہادتیں پیش کریں اور دونوں طرف کے مکمل بیانات سننے کے بعد اس مسئلہ کا کوئی آخری فیصلہ کیا جائے۔

اب مدعی علیہ مرزائی نے اپنی حمایت کے لئے قادیان کی طرف رجوع کیا۔ قادیان کا بیت المال اور اس کے رجال کار مقدمہ کی پیروی کے لئے وقف ہو گئے۔ ادھر مدعیہ بچاری ایک غریب گھرانے کی لڑکی نہایت کسمپرسی میں وقت گزار رہی تھی۔ اس کی قدرت سے قطعاً خارج تھا کہ ملک کے مشاہیر علمأ کو جمع کر کے اپنی شہادت میں پیش کر سکے یا اس مقدمہ کی پیروی کر سکے۔ مگر الحمد للہ بہاولپور کے غیور مسلمانوں کی انجمن مویدالاسلام نے زیر سرپرستی حضرت مولانا محمد حسین صاحب شیخ الجامعہ بہاولپور اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا اور مقدمہ کی پیروی کا انتظام کیا اور ملک کے مشاہیر علمأ کو خطوط لکھ کر اس مقدمہ کی پیروی اور شہادت کے لئے طلب کیا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں صدر مدرسی کے فرائض انجام دے رہے تھے اور کچھ عرصہ سے علالت کے سبب رخصت پر دیوبند تشریف لائے ہوئے تھے۔ طول علالت سے نقاہت بے حد ہو چکی تھی۔

لیکن جس وقت یہ معاملہ آپ کے سامنے آیا تو مسئلہ کی نزاکت اور اہمیت کے قوی احساس نے آپ کو اس کے لئے مجبور کر دیا کہ اپنی صحت اور دوسری ضرورتوں کا خیال کئے بغیر وہ بہاولپور کا سفر کریں۔

آپ نے نہ صرف اپنے آپ کو شہادت کے لئے پیش فرمایا بلکہ ملک کے دوسرے علمأ کو بھی ترغیب دے کر شہادت کے لئے جمع فرمایا۔

یہ واقعہ تقریباً ۱۳۵۰ھ کا ہے جب کہ احقر ناکارہ بحیثیت مفتی دارالعلوم دیوبند فتویٰ نویسی کی خدمت انجام دے رہا تھا۔

انجمن مؤیدالاسلام بہاولپور کی دعوت کے علاوہ استاد محترم حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کا ایما بھی میری حاضری کے متعلق معلوم ہوا۔ احقر نے حاضری کا قصد کر لیا۔

لیکن حضرت الاستاذ شاہ صاحب قدس سرہ کو جو خداداد شغف دینی ضرورتوں کے ساتھ تھا اور آپ کو بے چین کئے رکھتا تھا' اس کی وجہ سے آپ نے تاریخ مقدمہ سے کافی روز پہلے بہاولپور پہنچ کر اس کام کو پوری توجہ کے ساتھ انجام دینے کا فیصلہ فرما کر سب بیانات کے اختتام تک تقریباً بیس پچیس روز بہاولپور میں قیام فرمایا۔

حضرت شاہ صاحبؒ کا پر شوکت عالمانہ بیان جو کہ عدالت میں ہوا اس کی اصل کیفیت تو صرف انہی لوگوں سے پوچھئے جنہوں نے یہ منظر دیکھا ہے' اس کو بیان نہیں کیا جاسکتا' مختصر یہ کہ اس

وقت کمرۂ عدالت دارالعلوم دیوبند کا دارالحدیث نظر آتا تھا' عدالت اور حاضرین پر ایک سکتہ کا عالم تھا۔ علوم ربانی کے حقائق و معارف کا دریا تھا جو امڈا چلا جاتا تھا۔

تین روز مسلسل بیان ہوا' تقریباً ساٹھ صفحات پر قلم بند ہوا' یہ بیان اور دوسرے حضرات کے بیانات ایک مستقل جلد میں طبع ہوئے۔

اس مقدمہ میں کیا ہوا؟ اس کی پوری تفصیل تو اس مفصل فیصلہ سے معلوم ہو سکتی ہے جو عدالت کی طرف سے ۷/فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۳/ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ کو دیا گیا اور جو اسی وقت بزبان اردو ایک سو باون صفحات پر شائع ہو چکا تھا۔ اس کی اشاعت کا اہتمام حضرت مولانا محمد صادق صاحب استاذ جامعہ عباسیہ بہاولپور و حال ناظم امور مذہبیہ بہاولپور کے دست مبارک سے ہوا۔ اس مقدمہ کی پیروی، علماً کے اجتماع اور ان کی ضروریات کا انتظام بھی مولانا موصوف ہی کے ہاتھوں انجام پایا تھا اور مولانا سے میرا پہلا تعلق اسی سلسلہ میں پیدا ہوا۔ آپ نے اس فیصلہ کے شروع میں ایک مختصر تمہید لکھی ہے' اس کے چند جملے نقل کر دینے سے کسی قدر حقیقت پر روشنی پڑ سکتی ہے وہ یہ ہیں:

"مدعیہ کی طرف سے شہادت کے لئے حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ' حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری' حضرت مولانا محمد نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور و مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند پیش ہوئے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری نے تمام ہندوستان کی توجہ کے لئے جذب مقناطیسی کا کام کیا۔ اسلامی ہند میں اس مقدمہ کو غیر فانی شہرت حاصل ہو گئی۔ حضرات علماً کرام نے اپنی اپنی شہادتوں میں علم و عرفان کے دریا بہا دیئے اور فرقہ ضالہ مرزائیہ کا کفر و ارتداد روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا اور فریق مخالف کی جرح کے نہایت مسکت جواب دیئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: نقاب کشائی

یہ مرزائیوں کے اخبار ۱۹۴۱ء کی رپورٹ ہے کہ عیسائیت ترقی کر رہی ہے اس کے مرنے کے بعد ۳۲ سال کے بعد کی رپورٹ نے ثابت کر دیا کہ دجالی فتنہ روبزوال ہونے والی اس کی تاویل بھی غلط ہے۔

س: علامت نمبر ۱۰: مسیح موعود کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل کیا جائے گا' مرزا نے اپنی کتاب حقیقت الوحی کے صفحہ ۳۱۳ پر اس کی تاویل یہ کی کہ اسے حضور علیہ السلام کا قرب نصیب ہوگا۔ ظاہری تدفین مراد نہیں اس لئے کہ حضور علیہ السلام کا روضہ طیبہ کھولا گیا تو اس سے آپ کی توہین لازم آئے گی؟

ج: روضہ طیبہ کی دیواروں کو نہیں توڑا جائے گا' ایک دیوار جالی مبارک والی ہے جہاں پر کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھا جاتا ہے' اس میں تو دروازہ موجود ہے مسلم سربراہان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام کے لئے کھولا جاتا ہے آگے والی دیوار مبارک جس پر پردہ مبارک ہے قبور مقدسہ تک جتنی دیواریں یا پردے ہیں ان سب میں دروازے موجود ہیں بعد میں ان کو ہی چن دیا گیا' جب عیسیٰ علیہ السلام کی تدفین ہوگی تو معمولی سی کوشش سے ان دروازوں کو دوبارہ کھول دیا جائے گا اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہوگی' نیز یہ کہ آپ کے فرمان اقدس کو پورا کرنے کے لئے تمام رکاوٹوں کو دور کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اطاعت ہے نہ کہ توہین۔

●●

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS& ORDER SUPPLIERS
Shop No. 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone : 745543

مکتبہ لدھیانوی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اہم مطبوعات

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تصنیفات

آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد اول)	130روپے	سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ	65 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد دوم)	130روپے	حسن یوسف (مقالات کا مجموعہ)	150 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد سوم)	130روپے	اصلاحی مواعظ	130 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد چہارم)	110روپے	دنیا کی حقیقت	160 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد پنجم)	155روپے	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات	150 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد ششم)	155روپے	تحفہ قادیانیت (تین جلدیں)	500 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد ہفتم)	190روپے	ملفوظات عارفیؒ (مولانا منظور احمد الحسینی)	100 روپے
آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد ہشتم)	190روپے	نشر الطیب (از حضرت تھانویؒ)	100 روپے
آپ کی مسائل اور ان کا حل (مکمل سیٹ)	1190روپے	**عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اہم مطبوعات**	
اختلاف امت اور صراط مستقیم (مکمل)	160روپے	اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے (محمد فیاض)	150 روپے
عصر حاضر احادیث نبوی ﷺ کے آئینے میں	36 روپے	قادیانیت کا علمی محاسبہ (محمد الیاس برنی)	300 روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ (بڑی)	85 روپے	رئیس قادیان (مولانا محمد رفیق دلاوری)	150 روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ (چھوٹی)	50 روپے	تاریخی قومی دستاویز (مولانا اللہ وسایا)	150 روپے
شخصیات و تاثرات	130 روپے	تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا (ایچ ساجد اعوان)	200 روپے
رسائل یوسفی	130 روپے		
شیعہ سنی اختلافات اور صراط مستقیم	160 روپے	ثبوت حاضر ہیں (محمد متین خالد)	300 روپے
اطیب النغم	45 روپے	قادیانیت سے اسلام تک (محمد متین خالد)	200 روپے

مکتبہ لدھیانوی، مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ، ملتان فون نمبر:۔ 514122

فون نمبر:۔ 7780337 - 7780340

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کے درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرون ملک و بیرون ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام،

پوری دنیا میں معلمین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدّباب کیلئے کوششیں،

اندرونِ ملک اور بیرون ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام،

ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں،

انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب،

اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت اور ردقادیانیت کے موضوعات پر مقدمات میں مسلمانوں کی پیروی

اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام

چناب نگر ربوہ میں مساجد اور دارالمبلغین کا قیام

ردقادیانیت نزولِ مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر سینکڑوں کتابوں کی تصانیف و تقسیم،

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم سے بھرپور تعاون فرمائیں

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے پتے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 514122
اکاؤنٹ نمبر 3464- UBL حرم گیٹ برانچ ملتان ، پنجاب بینک 310 - 7734NBL حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی فون 7780337-7780340
اکاؤنٹ نمبر 9-487 NBL نمائش برانچ - 927 ABL بنوری ٹاؤن برانچ، کراچی

ختم نبوت سینٹر 35-STOCKWELL GREEEN LONDON.SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171-737-8199.